بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۱ء

ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰ جولائی ۹۱ء

ربوہ: ۲۹ جولائی: جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء، ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ آخری اجلاس میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ آخری اجلاس میں ساڑھے آٹھ ہزار مرد و زن شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے بارے میں محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید نے جو رپورٹ بغرض اشاعت بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

## دوسرے روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر ہونے والے دوران سال دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے افضال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال دنیا بھر میں دو سو بیاسی نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور دو سو ستانوے نئے مقامات پر پہلی مرتبہ احمدیت کا نفوذ ہوا۔ اس طرح یہ کل تعداد جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا پانچ سو اناسی بنتی ہیں۔ نئی بیوت الذکر کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امسال چھیاسی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور پچیس زیر تعمیر ہیں۔ یہ کل تعداد ایک سو گیارہ بنتی ہے گذشتہ چند سالوں میں جبکہ پاکستان میں ہماری بیوت الذکر منہدم کی گئیں اس کے مقابل پر اس عرصے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سے زائد بیوت الذکر جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں پانچ سو اکیانوے بیوت الذکر بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یعنی اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت اس سال بنی بنائی بیوت الذکر جو ملی ہیں ان کی تعداد چھہتر ہے۔ یہ پانچ سو اکیانوے میں شامل ہیں۔

نئے مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا افریقہ میں تیرہ نئے مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے بعد افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں احمدیہ مراکز کی تعداد ایک سو انچاس ہو گئی ہے۔ امسال افریقہ کے ممالک میں تئیس قطعات زمین

باقی صفحہ ۴ پر

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published by **The Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**
2141 Leroy Place, N.W., Washington DC 20008. Ph: (202) 232—3737
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. Box 226
CHAUNCEY, OH 45719

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ ﴿۷۲﴾
لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

ہم نے کامل امانت (یعنی شریعت) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ وہ یقیناً بہت ظلم کرنے والا (اور) عواقب سے بے پرواہ تھا۔

(ہمارے اس شریعت کے بوجھ لادنے کا) نتیجہ یہ ہوا کہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اللہ نے عذاب دیا۔ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر فضل کیا اور اللہ ہے ہی بڑا بخشش کرنے والا (اور) بار بار کرم کرنے والا ——— (سورۃ الاحزاب)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمُرَةَ وَأَبُوْ أُمَامَةَ فَقَالَ إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَ مِنَ الْإِسْلَامِ فِيْ شَيْءٍ إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلَامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

——— (رواہ احمد بسند جیّد)

سیّدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حُسنِ خلق کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں جس میں سمرہؓ اور ابو امامہؓ بھی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اس مجلس میں حضورؐ نے فرمایا بد خلقی، بدکلامی، بے حیائی کا زبان پر لانا یا بے حیائی کے کام کرنا۔ گالی گلوچ اور بے حیائی کے ارتکاب میں حد سے بڑھ جانے کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور اسلام کے اعتبار سے سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

# خُدا اپنے خاص بندوں کیلئے بڑی غیرت رکھتا ہے اور ہر خطرہ سے انہیں بچالیتا ہے

## ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی غیرت کبھی تقاضا نہیں کرتی کہ اس کو (اپنے بندہ کو) ایسی حالت میں چھوڑے کہ وہ ذلیل ہو کر پیسا جاوے۔ نہیں بلکہ وہ خود وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنے بندہ کو بھی ایک فرد اور وحدہٗ لاشریک بنا دیتا ہے۔ دنیا کے تختہ پر کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر طرف سے اس پر حملے ہوتے ہیں اور ہر حملہ کرنے والا اس کی طاقت کے اندازہ سے بے خبر ہو کر جانتا ہے میں اُسے تباہ کر ڈالوں گا۔ لیکن آخر اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا بچ نکلنا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے۔ کیونکہ اگر اسے پہلے سے یہ علم ہوتا تو وہ حملہ بھی نہ کرتا۔ پس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے حضور ایک تقرب حاصل کرتے ہیں اور دنیا میں اس کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتے ہیں بظاہر اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ہر ایک مخالف اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ میرے مقابلہ میں یہ بچ نہیں سکتا۔ کیونکہ ہر قسم کی تدبیر اور کوشش کے نتائج اسے یہیں تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن جب وہ اس زد میں سے ایک عزت اور احترام کے ساتھ اور سلامتی سے نکلتا ہے تو ایک دم کے لئے تو اُسے حیران ہونا پڑتا ہے کہ اگر انسانی طاقت کا ہی کام تھا، تو اس کا بچنا محال تھا۔ لیکن اب اس کا صحیح سلامت رہنا انسان کا نہیں بلکہ خدا کا کام ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۳)

"میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزولِ بلا دُعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذابِ الٰہی سے اُن کو بچالیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سُنو۔ میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دُعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذابِ الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذابِ الٰہی سے تم محفوظ رہو، تو استغفار کثرت سے پڑھو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۴)

بقیہ صفحہ ۱ سے

خریدے گئے ہیں اس طرح ۱۹۸۵ء سے اب تک افریقہ میں خریدے جانے والے قطعات زمین کی تعداد ایک سو ستہتر ہوگئی ہے۔ صرف گیمبیا میں ہی امسال تیرہ عمارات تعمیر ہوئی ہیں۔ اور بعض کی مرمت ہوئی ہے۔ یورپ کے احمدیہ مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ امسال پولینڈ اور ترکی میں ایک ایک عمارت بطور مشن ہاؤس حاصل کی گئی ہے۔ اس طرح یورپین مراکز کی تعداد سینتیس ہوگئی ہے ۱۹۸۴ء میں آٹھ یورپین ممالک میں سترہ مراکز تھے اور اب چودہ ممالک میں سینتیس مراکز ہیں۔ اس دور (ب) میں یعنی ۱۹۸۴ء سے جو کہ اب تک جب سے حضور لندن تشریف لے گئے ہیں اس وقت سے آج تک کا دور مراد ہے یا میں چھ ممالک کا اضافہ ہوا اور بیس نئے مراکز بنے کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اوٹاوہ میں سو (۱۰۰) ایکڑ رقبہ خرید لیا گیا ہے۔ اس میں بنی بنائی بلڈنگ بھی موجود ہے نیز وینی پیگ (WINNIPEG) میں بطور مشن ہاؤس ایک عمارت خریدی گئی ہے۔ اس طرح کینیڈا کے مراکز کی تعداد نو (۹) ہوگئی ہے ۱۹۸۴ء میں صرف دو شہروں میں جماعت کی اپنی پراپرٹی تھی۔ اب نو بڑے شہروں میں جماعت کی اپنی پراپرٹی ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے علاوہ سات بڑے شہروں میں تین سو چھتیس ایکڑ زمین کینیڈا کی جماعت حاصل کر چکی ہے۔ ایشین ممالک کے مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امسال ان میں چھ کا اضافہ ہوا ہے

گزشتہ سال چودہ (۱۴) ممالک میں ایک سو تریپن مراکز تھے امسال چھ کے اضافہ کے ساتھ یہ تعداد ایک سو انسٹھ ہوگئی ہے۔ یہ تعداد پاکستان کے علاوہ ہے

دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح خدا تعالیٰ داعیین الی اللہ کو اپنی نصرت سے نوازتا ہے۔ ان کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں بیعتوں کی خوشخبریاں مل رہی ہیں۔ حضور نے افریقہ کے ایک ملک کے ایک داعی الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف اس ایک شخص کی کوشش کے نتیجہ میں اب تک بارہ ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال اس میدان میں بھی نمایاں کام ہوا ہے۔ ریڈیو میں اکتیس (۳۱) ممالک میں چار سو انیس (۴۱۹) پروگرام نشر ہوئے اور دو سو تریسٹھ گھنٹے وقت دیا گیا۔ ٹی وی پر تین سو انسٹھ (۳۵۹) پروگرام نشر ہوئے اور ایک سو چوراسی (۱۸۴) گھنٹے وقت دیا گیا۔ دنیا بھر کے تین سو چھیاسی (۳۸۶) اخبارات نے جماعت کی خبریں سارا سال شائع کیں۔

نصرت جہاں کے تحت ہسپتالوں اور سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس وقت گیارہ ممالک میں اکتیس (۳۱) ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ گزشتہ سال یہ تعداد ستائیس تھی۔ امسال چار کا اضافہ ہوا ہے یہاں حضور ایدہ اللہ نے بعض دلچسپ واقعات بھی بیان فرمائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں معجزانہ شفاء رکھتا ہے۔ سکولوں کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ اس وقت افریقہ میں ستاسی (۸۷) ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں اور چوالیس (۴۴) جونیئر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں اسی طرح دو سو بائیس پرائمری سکول اور اٹھاون نرسری سکول کام کر رہے ہیں یہ کل تعداد تین سو اٹھاون بنتی ہے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بعض دلچسپ واقعات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ذکر فرمایا۔ یوگنڈا کے ایک سکول کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب میں وہاں دورہ پر گیا تھا تو اس سکول کو دیکھا جس کو مخالفین نے جلا دیا تھا۔ میں نے جماعت کو کہا کہ اسے فوری تعمیر کیا جائے اب وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ وہ سکول تعمیر ہو چکا ہے اور وہاں کے سارے مخالفین نے اپنے بچے اس سکول میں داخل کروائے ہیں۔ جب سکول جلایا گیا تھا تو طلباء کی تعداد دو سو تھی اور اب طلباء کی تعداد سات سو بیس ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے پریس اینڈ پبلیکیشن کے شعبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شعبہ میں کام کرنے والے سارے رضا کار ہیں اور شعبہ کی محنت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ امسال چار ہزار سات سو تین خطوط اور مضامین اس شعبہ کی طرف سے دنیا بھر کے اخبارات کو لکھے گئے اور ایک سو بارہ پریس ریلیز جاری کئے گئے۔ اس شعبہ کی طرف سے اب تک دنیا بھر کے اخباروں میں تین ہزار ایک سو تین خبریں شائع ہو چکی ہیں اور اس شعبہ کے تحت چھتیس ہزار تراشے

محفوظ کئے گئے ہیں۔

جماعت کے اخبارات و رسائل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس وقت دنیا کے پینتیس ممالک میں پچاسی اخبارات و رسائل سترہ زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں یہ تعداد چھیالیس تھی۔ گویا اس دور میں انتالیس کا اضافہ ہوا ہے۔

تراجم قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ۱۹۸۴ء تک یہ تعداد گیارہ تھی اب تراجم قرآن کی تعداد ۴۴ چوالیس ہو گئی ہے۔ اس وقت چار زیر طبع ہیں اور چار پر آرٹ ورک کا کام ہو رہا ہے اللہ نے چاہا تو اگلے جلسہ تک یہ تعداد ۵۲ باون ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی ۵۰ پچاس مزید نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا پروگرام ہے۔ اس کا میں اللہ نے چاہا تو کسی وقت اعلان کرونگا۔

### سوا دو لاکھ کتب کی اشاعت

حضور نے فرمایا کہ امسال ہمارے رقیم پریس اسلام آباد سے منتخب آیات۔ احادیث و اقتباسات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ دس زبانوں میں پچاس ۵۰ کتب دو لاکھ چھبیس ہزار کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ اسی طرح بچوں کی چودہ ۱۴ کتب اب تک شائع ہو چکی ہیں جن میں سے چار ۴ کتب کے چودہ ۱۴ زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے پریس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کے پانچ ۵ ممالک غانا نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون اور گیمبیا میں جماعت کے اپنے پریس لگائے جا چکے ہیں۔ تین ۳ ممالک غانا۔ نائیجیریا اور تنزانیہ میں اپنے پریس پر کام شروع ہو گیا ہے اور جماعتی رسائل اور دیگر کتب طبع ہو رہی ہیں۔

### سوا آٹھ ہزار واقفینِ نو

وقف نو کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب تک واقفین نو کی کل تعداد ۸۲۶۱ آٹھ ہزار دو سو اکسٹھ ہو چکی ہے یہ تعداد گذشتہ سال پانچ ہزار تھی۔ اس میں اضافہ (۳۲۶۱) تین ہزار دو سو اکسٹھ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ۸۲۶۱ میں سے ۵۹۶۲ لڑکے ہیں اور لڑکیاں ۲۲۹۹ ہیں۔ گویا لڑکیوں کی نسبت لڑکوں کی تعداد اڑھائی گنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت ہوا ہے اور اس میں کسی انسان کا دخل نہیں۔

شعبہ سمعی و بصری کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے امسال سے آڈیو اور ویڈیو کے دونوں شعبوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور دونوں شعبے بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس میں بھی کام کرنے والے سب رضاکار ہیں۔

قیدیوں سے رابطہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میری اس تحریک پر بھی جماعت نے بڑے عمدہ طریق پر لبیک کہا ہے اور بڑا اچھا کام ہوا ہے۔ جیلوں میں بیعتوں کا سلسلہ بھی جاری ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایک ملک میں چالیس ۴۰ قیدیوں نے بیعت کی ہے۔

### خدمتِ خلق

خدمت خلق کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں جماعت اس میدان میں بھی بڑی کامیابی سے اپنا قدم آگے بڑھا رہی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ صرف گیمبیا میں امسال تیرہ ہزار تین سو ستائیس ۱۳۳۲۷ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ اور بہت سے اپریشن بھی ہوئے۔

حضور نے دنیا بھر میں ہونے والے ان کاموں کا بھی ذکر کیا جو وقارِ عمل سے ہوئے۔ اور فرمایا کہ یہ ایسی خاموش مالی قربانی ہے جو دنیا کی ساری جماعتیں کر رہی ہیں۔ اگر اس خاموش مالی قربانی کی قیمت لگائی جائے تو جماعت کا بجٹ اربوں تک پہنچ جائے۔

### ۵۰ ہزار بیعتیں

آخر پر حضور نے فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ایک سو چھتیس ۱۳۶ ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ گذشتہ سال یہ تعداد ایک سو چوبیس ۱۲۴ تھی۔ اور امسال ۱۲ ممالک کا اضافہ ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینتالیس ہزار نو سو سولہ ۴۳۹۱۶ بیعتیں ہو چکی ہیں نیز ابھی جو بیعتیں آ رہی ہیں اور ریکارڈ میں نہیں آ سکیں ان کو ملا کر یہ تعداد پچاس ۵۰ ہزار سے اوپر چلی جائے گی۔ اس ضمن میں حضور نے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ جس کے بعد حضور نے اپنے خطاب کا اختتام فرمایا۔

### اختتامی خطاب

۲۸ جولائی کو جلسہ سالانہ برطانیہ کا اختتامی اجلاس بعد دوپہر منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جس کے بعد فلسطین سے آئے ہوئے احمدی احباب نے مل کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا۔

آخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ)

ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں (ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا) کی تشریح بیان فرمائی۔ تفصیل سے واقعات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے ان انعامات کا تذکرہ فرمایا جو حضرت بانی سلسلہ علیہ احمدیہ پر اور آپ کے چاروں جانشینوں پر، آپ کے رفقاء پر اور تابعین پر اور افراد جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نازل ہوئے۔

نیز یہ بھی بیان فرمایا کہ جن لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ کا انکار کیا ان پر کس طرح اللہ تعالیٰ ناراض ہوا اور اسکی حضور نے مثالیں دیں۔ اور واقعات بیان فرمائے۔ رفقاء حضرت بانی سلسلہ علیہ احمدیہ میں سے حضور نے خاص طور پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ذکر فرمایا۔

خطاب کے اختتام پر مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ دردناک نظم جو اسیران راہ مولیٰ کے بارے میں تھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ (جسمیں کوئی ایسی آنکھ نہ تھی جو تر نہ تھی) جلسہ کا اختتام ہوا۔ آخری اجلاس میں ساڑھے آٹھ ہزار افراد شامل تھے۔

اسی دن عشاء کی نماز کے بعد دعوت الی اللہ کی مجلس منعقد ہوئی۔ جسمیں قریباً یکصد (۱۰۰) بیرونی باشندگان شریک ہوئے جس میں سوال و جواب ہوئے۔ نیز مہمانوں کی خدمت میں رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ حضور اسی مجلس میں شریک ہوئے اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔ بعد نماز عشاء ایک فرانسیسی دوست نے جو ایک عرصہ سے تحقیق کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کی۔

---

# اگر تم وصلِ الٰہی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو ہر ایک سے بدتر سمجھو

## ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ایک آخری بات میں یہ کہوں گا کہ سوسائٹیاں دو طرح کی بننی شروع ہو جاتی ہیں جب آپ دوسروں میں برائیاں دیکھتے ہیں تو تنقید کا رویہ پنپتا ہے اور جب آپ اپنے اندر جھانک کر اپنی برائیوں کو دیکھتے ہیں تو عاجزی پیدا ہوتی ہے، انکسار پیدا ہوتا ہے، محبت پیدا ہوتی ہے تو دوسروں کے عیب نہ دیکھیں۔ ان معنوں میں اپنے عیب دیکھیں کہ اپنے اندر ڈوب کر اپنے آپ کو دیکھنا چاہیئے اور اگر آپ باہر دیکھنے لگیں گے تو ہمیشہ سوسائٹی میں نفرت اور بدمزگیاں پیدا ہوں گی۔ اگر اپنے پر غور کریں گے کہ ہم کیا ہیں اور اپنی کمزوری دور کریں گے تو اس سے محبت بھی پیدا ہوگی، انکساری بھی پیدا ہوگی، آئیڈیلز کام کرنے والے لوگ پیدا ہو جائیں گے اور آپ کی اصلاح ہونی شروع ہو جائے گی معترض آدمی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اپنا محاسبہ کرنے والا آدمی خود ٹھیک ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص کا یہ رویہ ہو جائے تو سوسائٹی کا ہر فرد اونچے مقام تک ترقی کر رہا ہوتا ہے۔ اس مضمون کو ہمارے ایک اُردو کے شاعر بہادر شاہ ظفر نے بڑی اچھی طرح بیان کیا ہے۔ بچپن میں جب میں ساتویں آٹھویں میں پڑھتا تھا اس وقت میں نے اس کا دیوان پڑھا تھا۔ اس وقت مجھے جو سب سے زیادہ پیارا شعر لگا تھا۔ وہ یہ تھا۔ ؎

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جب نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

پس یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجہ میں ترقی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کا بھی صرف یہی راستہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارا مذہب صرف انسانیت کا سبق نہیں دیتا خدا کو پانے کے لئے یہ اندازِ فکر ضروری ہے ورنہ خدا کو کبھی نہیں پا سکتے۔ چنانچہ اس کی کئی مثالیں قرآن کریم میں بھی ہیں انجیل میں بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شائد اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تم اگر خدا تعالیٰ کا وصل چاہتے ہو تو اپنے آپ کو ہر ایک سے بدتر سمجھو شاید یہی رستہ تمہاری نجات اور وصلِ الٰہی کا ذریعہ بن جائے۔"

(مجلس سوال و جواب سڈنی ۲۷ ستمبر ۱۹۸۳ء)

# ناروے کی ایک خاتون کی ایک نظم

عائشہ EVELYN BJORBEKK کی نظم زبان نارویجین کا اردو ترجمہ

## مرزا غلام احمد

جب میری نظر آپ کے مقدس اور پاکیزہ چہرہ پر پڑی تو میری روح
کو کامل سکینت مل گئی۔
میں آپ کے ہاتھ پر یہ پختہ عہد باندھتی ہوں کہ میں مرتے دم تک آپ
کا ایسا ساتھ دوں گی جو زمینی زنجیروں کو توڑ دے گا۔ اور ہر بوجھ کو ہلکا کردے گا۔
اے عزت مآب ......... میں آپ کے مشن کو ہمیشہ سربلند رکھوں
گی اور تیری پاک سیرت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایک مثال قائم کروں
گی اور وہ نور جو مجھے آپ کے ذریعہ سے عطا ہوا ہے اس کی راہنمائی میں
خدا تعالیٰ جس قربانی کا مجھ سے مطالبہ کرے گا اسے پورا کرنے کی کوشش کروں گی۔
خدا تعالیٰ کا کلام جو آپ کو عطا ہوا ہے اور آپ اسے آگے تقسیم
کر رہے ہیں۔ ایک تلوار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس تلوار کے ذریعہ ہم ہر معاند
کو مات کردیں گے۔ ان کی زبانیں بند کردیں گے۔
اور علوم و معارف کی ان پُر حکمت باتوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے آپ
کو بخشی ہیں ان کے سر جھکا دیں گے۔
حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت پانے کے بعد جس روشنی کی راہ پر
آپ گامزن ہیں وہی صراطِ مستقیم ہے۔
اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نے جس دینِ حق کی بنیاد اب دائمی طور پر رکھ دی ہے
اس کی روح ہمیں ہمیشہ ایک مضبوط بندھن میں جکڑ دے گی اور ہم آپس
میں محبت و الفت کے اصولوں پر زندگی بسر کریں گے۔
اے میرے پیارے حضرت احمد! میں آپ کو اپنی وفاداری کا ہاتھ...
کے لئے پیش کرتی ہوں۔

منظوم کلام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
جو ۲۷ جولائی ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ جلسہ سالانہ یو۔ کے کے دوسرے اجلاس میں پڑھا گیا۔

وقت کم ہے۔ بہت ہیں کام۔ چلو
ڈھلتی ہو رہی ہے شام۔ چلو

عمر ہو جب تمام ایسا نہ ہو
کام رہ جائیں ناتمام۔ چلو

کہہ رہی ہے خرامِ بادِ صبا
جب تلک دم چلے مدام چلو

منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
صبح محوِ سفر ہو شام چلو

ساتھیو میرے ساتھ ساتھ رہو
قربتوں کا لئے پیام۔ چلو

تم اٹھے ہو تو لاکھ اٹھ جائے اٹھے
تم چلے ہو تو برق گام چلو

کبھی ٹھہرو تو مثلِ ابرِ بہار
جب برس جائے فیضِ عام۔ چلو

رات جاگو مہ و نجوم کے ساتھ
دن کو سورج سے ہم خرام چلو

ہو تمہی کل کے قافلہ سالار
آج بھی ہو تمہی امام۔ چلو

تم سے وابستہ ہے جہانِ نو
تمہیں سونپی گئی زمام۔ چلو

آگے بڑھ کر قدم تو لو۔ دیکھو
عہدِ نو ہے تمہارے نام۔ چلو

پیشوائی کرو۔ تمہاری طرف
آ رہا ہے نیا نظام۔ چلو

اے خوشا۔ دل بہ یار۔ دست بکار
لہر در لہر شاد کام چلو

میرے پیارو خدا کے پیاروں پر
دائما بھیجتے سلام۔ چلو

زیر و بم میں دلوں کی دھڑکن کے
موجزن ہو خدا کا نام۔ چلو

دل سے اٹھے جو نعرۂ تکبیر
ہو ثریا سے ہمکلام۔ چلو

---

غمِ دنیا کی ہے دوا غمِ عشق
دمِ عیسیٰ نہیں۔ سوا دمِ عشق
بحرِ عالم میں اک بپا کر دو
پیار کا غلغلہ۔ تلاطمِ عشق

منظوم کلام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
جو ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء بروز اتوار جلسہ سالانہ U.K. کے آخری اجلاس میں پڑھا گیا۔

جو دَرد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے
شاید کہ یہ آغوشِ جُدائی میں پلا ہے

غم دے کے کسے فکرِ مریضِ شبِ غم ہے
یہ کون ہے جو دَرد میں رس گھول رہا ہے

یہ کِس نے مرے دَرد کو جینے کی طلب دی
دِل کس کے لئے عمرِ خضرؑ مانگ رہا ہے

ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم
یارب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے

ہیں کس کے بدن دیس میں پابندِ سلاسل
پردیس میں اِک رُوح گرفتارِ بَلا ہے

کیا تم کو خبر ہے رہِ مولا کے اسیرو
تم سے مجھے اِک رشتۂ جاں سب سے سوا ہے

آ جاتے ہو کرتے ہو ملاقات شب و روز
یہ سِلسِلۂ ربطِ بَہَم صبح و مَسا ہے

اَے تنگئ زنداں کے ستائے ہوئے مہمان
وا چشم ہے، دِل باز، درِ سینہ کھلا ہے

تم نے مِری جَلوَت میں نئے رنگ بھرے ہیں
تم نے مِری تنہائیوں میں ساتھ دیا ہے

تم چاندنی راتوں میں مِرے پاس رہے ہو
تم سے ہی مِری نُقرئی صُبحوں میں ضیا ہے

کس دن مجھے تم یاد نہیں آئے مگر آج
کیا روزِ قیامت ہے! کہ اِک حشر بپا ہے

یادوں کے مسافر ہو تمنّاؤں کے پیکر
بھر دیتے ہو دل پھر بھی وہی ایک خَلا ہے

سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مِٹتی
پہلو میں بٹھانے کی تڑپ حد سے سوا ہے

یاربّ یہ گدا تیرے ہی دَر کا ہے سوالی
جو دَان مِلا تیری ہی چوکھٹ سے ملا ہے

گم گشتہ اسیرانِ رہِ مَولا کی خاطر
مدّت سے فقیر ایک دُعا مانگ رہا ہے

جس رہ میں وہ کھوئے گئے اس رَہ پہ گدا ایک
کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صدا ہے

خیرات کر اب ان کی رہائی مِرے آقا
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

مَیں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
مَیں تیرا ہوں تو میرا خُدا میرا خدا ہے

# محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۵ اگست۔ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت فضل عمر کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ۴ اگست کی رات قریباً ۱۱ بجے ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۵۹ سال تھی محترم صاحبزادہ صاحب واقفِ زندگی کارکن تھے اور ۱۹۶۰ء سے تاحال تحریک جدید میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ اس لحاظ سے آپ کو لگ بھگ ۳۱ سال خدماتِ دین بجا لانے کی توفیق حاصل ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب دل کے عارضہ سے علیل رہتے تھے پہلا اٹیک آپ کو ۱۹۸۳ء میں ہوا اس کے بعد ۱۹۸۵ء اور پھر ۱۹۸۷ء میں دل کی تکلیف ہوئی۔ ۴ اگست کو رات سوا دس بجے دل کا دورہ پڑا۔ محترم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے فوری طور پر طبی امداد دی لیکن اٹیک شدید تھا لہٰذا کوئی چارہ کارگر نہ ہوا اور گیارہ بجے کے قریب آپ نے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ کو آخری لمحات میں فضل عمر ہسپتال لایا گیا۔ آکسیجن دی گئی۔ الیکٹرک شاک کے ذریعے دل کی دھڑکن جاری رکھنے کی کوشش کی گئی لیکن سب حربے ناکام ہوئے۔ انا للہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب حضرت فضل عمر کی حرم محترم حضرت سیدہ اُمّ وسیم کے بطن سے ۱۷ جولائی ۱۹۳۲ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی۔ آپ نے مولوی فاضل کے علاوہ شاہد اور بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی۔ بطور ایک واقفِ زندگی کارکن آپ کی ابتدائی تقرری ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء کو وکالت تبشیر تحریک جدید میں ہوئی۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کو نائب افسر امانت مقرر کیا گیا۔ اور اس سے اگلے سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء کو آپ افسر امانت تحریک جدید مقرر ہوگئے۔ اس عہدے پر آپ نے ۱۲ سال کام کیا اور مئی ۱۹۷۵ء میں آپ نائب وکیل المال کے عہدے پر تعینات ہوگئے تادمِ وفات آپ کا تقرر اسی عہدے پر تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک بیوہ کے علاوہ تین صاحبزادے مکرم مرزا فہیم احمد مکرم مرزا شمیم احمد اور مکرم مرزا عبدالکریم احمد اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب سے نوازتا چلا جائے۔

## اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے

## خصوصی دُعاؤں کی درخواست

جماعت احمدیہ کے کئی افراد جن میں خاص طور پر سکھر اور ساہیوال کے مقدمات میں ملوث احمدی احباب بھی شامل ہیں قید وبند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ سکھر اور ساہیوال کے اسیران ۱۹۸۴ء سے اب تک پسِ دیوارِ زنداں ہیں۔ دیگر کئی احباب بھی وقتاً فوقتاً اسیرِ راہِ مولیٰ بنتے رہتے ہیں۔

تمام اسیرانِ احبابِ جماعت کی خصوصی دُعاؤں اور دردمندانہ تضرعات کے مستحق ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے ان اسیران کے مصائب ٹال دے۔ آزمائش کی گھڑیاں ختم کر دے اور اپنے فضل وکرم سے ہر تکلیف پر استقامت اختیار کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔